پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

دُعا

تُو نفس نفس میری کر مدد، تُو قدم قدم میرا سات دے
مجھے ہر ملال سے دور رکھ، مجھے ہر الم سے نجات دے

جو بصیرتوں کو حسیں کرے، جو سماعتوں میں چمن بھرے
میرے ذہن و دل کو وہ سوچ دے، میرے نُطق ولب کو وہ بات دے

ہرے موسموں میں گزر کروں، بھرے گلشنوں میں بسر کروں
مجھے نخلِ سبز میں ڈھال دے، مجھے پھول دے، مجھے پات دے

جو ہو خندہ ریز و طرب فزا، جو ہو مہہ جبین و ستارہ زا
مجھے صبح دے تو وہ صبح دے، مجھے رات دے تو وہ رات دے

مجھے سیم و زر کی طلب نہیں، مجھے منصبوں کی ہوس نہیں
میرے دشمنوں کو شریف کر، مجھے دوست نیک صفات دے

تیرے باغ و راغ کی خیر ہو، ترے سارے پھول کھلے رہیں
میرے خار کو گُلِ تر بنا، مرے گُل کو رنگِ ثبات دے

نہ ہے افتخارِ نسب مجھے، نہ قصیدہ خوانِ شہاں ہوں میں
میں گدائے کاسہ بکف نہیں، مجھے صرف جوہرِ ذات دے

میں کسی کے کام نہ آ سکوں تو بجھا دے شعلۂ جاں میرا
میں کسی کو راہ دکھا سکوں تو مجھے چراغِ حیات دے

میری ارضِ پاک میں چار سُو، رہے پیار، امن، سلامتی
وہ جو خیر خواہِ وطن نہ ہو، اُسے موت دے، اُسے مات دے

☆☆☆